

(11)

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذْ رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا
تَعْتَذِرُونَ لَنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ مَا فِي
سُجُورِكُمْ وَرَسُولُهُ أَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ
الْحُكْمُ يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ إِنَّهُ
سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۹۱
وَالشَّهَادَةُ فِيهِمْ كَمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۲
لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لَعْنَةُ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا عَاهَدَ مِنْكُمْ
إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَا وَجَّهَهُمْ جِزَاءُ
إِيمَانِهِمْ كَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
بَعْدِ مَا عَاهَدُوا لَكُمْ وَاللَّهُ
كَافٍ بِالْعَاقِلِينَ ۝۹۳
لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝۹۴
الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا
وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا
أَحَدٌ مِّنْ أَمْرِ اللَّهِ عَلَىٰ
رَسُولِهِ ۝۹۵
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۹۶
وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَابِّ عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ ۝۹۷
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝۹۸
وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
قُرْبَةً
عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ
الرَّسُولِ ۝۹۹
إِلَّا أَنهَا قُرْبَةٌ
لَّهُمْ ۝۱۰۰
سَيَدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝۱۰۱

94 جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافق مسلمانوں کی جہاد سے واپسی پر ان کے سامنے کئی لوگ لنگڑے عذر پیش کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور اہل ایمان کو متوجہ کر رہا ہے کہ تمہیں ان کو جواب دینا ہے: جھوٹے عذر پیش نہ کرو۔ جو عذر تم ہمیں بتا رہے ہو، ہمیں تمہاری ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے دلوں کی بات بتادی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دیکھیں گے کہ آیا تم جلد توبہ کرتے ہو یا اپنے نفاق پر قائم رہتے ہو؟ اگر توبہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا، پھر تمہیں اللہ ہی کی طرف لوٹنا یا جانا ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے تھے اور تمہیں ان اعمال کا بدلہ بھی دے گا، لہذا توبہ اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

95 اے ایمان والو! عقرب جب تم واپس جاؤ گے تو پیچھے رہ جانے والے اپنے باطل اور من گھڑت عذروں کو سچ ثابت کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم انہیں لعن طعن نہ کرو۔ انہیں ’’دفع‘‘ کر دو اور انہیں منہ نہ لگاؤ۔ وہ گندے اور اندر سے پلید ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ جانے والے ہیں۔ یہ ان کے اس نفاق اور ان گناہوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔

96 اے ایمان والو! یہ پیچھے رہ جانے والے تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اور ان کے عذر قبول کر لو۔ ان سے راضی مت ہونا۔ اگر تم ان سے راضی ہو گئے تو یقیناً تم نے اپنے رب کی مخالفت کی کیونکہ کفر و نفاق اختیار کر کے اطاعت الہی سے نکل جانے والوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔ اے مسلمانو! جس سے اللہ راضی نہیں ہے، اس سے راضی ہونے سے باز رہو۔

97 دیہاتی اگر کافر یا منافق ہوں تو ان کا کفر شہریوں کے کفر سے زیادہ شدید اور ان کا نفاق ان شہریوں کے نفاق سے زیادہ سخت ہوگا۔ دین سے جہالت اور فرافض و سنن سے لاعلمی اور ان بنیادی احکام سے نا آشنا ہونے کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتارے ہیں، انہیں ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ان میں سختی زیادہ

اور لوگوں سے ان کا میل جول کم ہوتا ہے اور احکام شریعت سننے کا موقع کم ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے احوال کا خوب علم ہے۔ اس پر ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔

98 کچھ دیہاتی منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ جو مال خرچ کرتے ہیں، وہ تاوان اور جرمانہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح خرچ کرنے پر کوئی اجر نہیں اور اگر نہ دیا تو اس پر اللہ کی طرف سے کوئی پکڑ نہیں لیکن اس کے باوجود وہ کبھی کبھی ریاکاری اور تکیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اے مومنو! وہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ تمہیں کوئی مصیبت آئے اور ان کی جان تم سے چھوٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے معاملہ ٹال دیا اور جس مصیبت اور گردش زمانہ کی وہ مسلمانوں کے بارے میں تمنا کرتے تھے، اللہ نے وہ انہی پر ڈال دی اور مومنوں کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کے دلوں کے بھید خوب جاننے والا ہے۔

99 اور دیہات میں رہنے والے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے بھی ہیں اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس سے ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں لینا ہوتا ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں ان کے لیے اللہ کے قرب کا ذریعہ نہیں گی۔ وہ ضرور اس کا ثواب اللہ کے ہاں پائیں گے، اس طرح کہ وہ انہیں اپنی وسیع رحمت میں داخل کرے گا جو اس کی بخشش اور جنت پر مشتمل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

نوائف: عملی زندگی کی مشکلات اور دین کی راہ میں آنے والے مصائب منافقوں کا جھوٹا ظہر کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ دیہاتی اگر کافر اور منافق ہوں تو ماحول کے اثرات کی وجہ سے ان میں شہریوں سے زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں اخلاص نیت کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور ایسا کرنے والے کے لیے اجر عظیم کا ذکر ہے۔ علم کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ علم نہ ہونے سے غلطی کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

وَالسَّيْقُونِ الْأُولُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ
 جَدَّتْ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ
 الْعَظِيمُ ۝ وَمِنَ حَوْلِكَ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ ۝ وَمِنَ
 أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ
 نَعْلَمُهُمْ سَعَدْنَا بِهِمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَرُدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝
 وَالْآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرًا سَيِّئًا
 عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ خُذْ
 مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
 إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ
 اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَ
 أَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَقُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ
 عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ
 وَالشَّهَادَةِ فَيُنبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَالْآخَرُونَ مَرْجُونَ
 لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

100 اللہ کی خاطر اپنے گھر اور وطن چھوڑنے والے وہ مہاجرین جنہوں نے پہلے پہل ایمان قبول کرنے میں جلدی کی اور وہ انصار جنہوں نے اس کے نبی ﷺ کی مدد کی، اور جو لوگ مہاجرین و انصار کی پیروی کر کے ایمان میں آگے بڑھ گئے اور اپنے عقیدے، اقوال اور افعال میں حسن پیدا کر لیا، تو اللہ ان سے راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اطاعت قبول کر لی اور وہ بھی اللہ کے عطا کیے ہوئے عظیم ثواب پر اس سے راضی ہو گئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے مہلات کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ ہی سب سے عظیم کامیابی ہے۔

101 کچھ مدینہ کے آس پاس اور قرب و جوار والے دیہاتیوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں جو اپنے نفاق پر قائم اور اڑے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ انہیں نہیں جانتے۔ اللہ ہی انہیں جانتا ہے۔ اللہ ضرور انہیں دوہری سزا دے گا۔ ایک دفعہ دنیا میں ان کے نفاق کا پردہ چاک کر کے اور قتل و قید کی سزا دے کر اور دوسری دفعہ آخرت میں قبر کا عذاب دے کر، پھر قیامت کے دن وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں بڑے عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

102 اور مدینہ میں کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بغیر عذر کے جنگ سے پیچھے رہ گئے اور وہ اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کا کوئی عذر نہیں (بس کو تباہی ہوئی ہے)۔ انہوں نے جھوٹے عذر پیش نہیں کیے۔ انہوں نے اپنے سابقہ نیک اعمال جو وہ اللہ کی اطاعت، دینی احکام کی پابندی اور اللہ کی راہ میں جہاد کی صورت میں کرتے رہے، ان کے ساتھ برا عمل (غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونا) شامل کر لیا۔ وہ اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی توبہ قبول کر لے اور ان سے درگزر فرمادے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد معاف کرنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

103 اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے مالوں سے زکاۃ وصول کر

کے اس کے ذریعے سے انہیں نافرمانیوں اور گناہوں کے میل پکیں سے پاک صاف کر دیں اور اس طرح ان کی نیکیوں میں بھی اضافہ کیجیے۔ ان سے زکاۃ لے کر ان کے لیے دعا کریں۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعثِ رحمت و اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا خوب سننے والا اور ان کے اعمال اور نیتیں خوب جاننے والا ہے۔

104 تاکہ یہ جہاد سے پیچھے رہنے والے اور اللہ کے حضور توبہ کرنے والے جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات قبول کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بے نیاز ہے اور وہ صدقہ کرنے والے کو اس کے صدقے پر ثواب عطا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

105 اے رسول (ﷺ)! ان جہاد سے پیچھے رہنے والوں اور گناہ سے توبہ کرنے والوں سے کہیں: جو عمل تم سے رہ گیا، اس کے نقصان کا ازالہ کرو۔ اپنے اعمال میں اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو اور ایسے اعمال کرو جو اللہ کو پسند ہوں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہل ایمان ضرور تمہارے اعمال کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن ضرور تمہیں تمہارے رب کی طرف لوٹا یا جائے گا جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ اس کو بھی جانتا ہے جو تم خفیہ طریقے سے کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو۔ عنقریب وہ تمہیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی دے گا۔

106 غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والا ایک دوسرا گروہ بھی تھا جن کا کوئی عذر نہ تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے لیے مؤخر کر دیا گیا ہے۔ وہ ان کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرے۔ اگر وہ چاہے تو ان کے توبہ نہ کرنے پر انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کے توبہ کرنے پر انہیں معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی سزا کا مستحق کون ہے اور معافی کا حق دار کون؟ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔ اس سے مراد تین لوگ ہیں: مرارہ بن ربیع، کعب بن مالک اور بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم۔

خوائد: ان آیات سے درج ذیل امور کی فضیلت ثابت ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں جلدی کرنا، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا، دین کی نصرت کرنا اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیب کو اپنے لیے خاص کرنا، لہذا اللہ کے سوا دلوں کے بھید کوئی نہیں جانتا۔ گناہ گار اہل ایمان اگر توبہ کر لیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں تو ان کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے انہیں بخش دے گا۔ زکاۃ کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان، مال کو بڑھانے اور دل کو بخل اور دیگر آفات سے پاک صاف کرنے میں زکاۃ کے اثرات کا بیان۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ
 الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ
 وَكَيْلًا لِّفُنٍّ إِنَّ آرْدَنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
 لَكٰذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِّلْمَسْجِدِ أُسَسَ عَلَى التَّقْوَىٰ
 مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ
 يَتَّطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَقْسَمُ أَسَسَ بُنْيَانَهُ
 عَلَى تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرًا مَنْ أَسَسَ بُنْيَانَهُ
 عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا
 يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا
 رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾
 إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
 بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ
 يُقْتَلُونَ وَعَدَّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
 وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا
 بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾

﴿107﴾ منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کی اطاعت کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے مسجد بنائی بلکہ ان کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، منافقوں کو تقویت دے کر کفر کو غالب کرنا، اہل ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور جو لوگ اس مسجد کی تعمیر سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں، ان کے لیے ایک ”مورچہ“ بنانا تھا۔ اب یہ منافق قسمیں کھا کر آپ کو یقین دہانی کرائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف مسلمانوں کے لیے آسانی کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ کافر اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔

﴿108﴾ اے نبی (ﷺ)! ایسی مسجد جس کا اوپر ذکر ہوا، اس میں آپ منافقین کی طرف سے نماز ادا کرنے کی دعوت ہرگز قبول نہ کریں۔ بلاشبہ مسجد قبا جس کی بنیاد روز اول سے تقویٰ پر رکھی گئی، اس میں نماز پڑھنا اس مسجد کی نسبت زیادہ بہتر ہے جس کی بنیاد کفر پر رکھی گئی ہے۔ مسجد قبا میں ایسے لوگ ہیں جو ناپاکی اور دیگر نجاستوں سے پانی کے ذریعے سے طہارت حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور گناہوں سے توبہ و استغفار کے ذریعے سے پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ناپاکی، نجاستوں اور گناہوں سے پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿109﴾ کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ پر رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا ہے، اس نے نیک اعمال میں وسعت اختیار کر کے اللہ کی خوشنودی پر بنیاد رکھی، اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، کافروں کو تقویت دینے اور اہل ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے مسجد بنائی؟! یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ پہلے کی عمارت نہایت مضبوط اور مستحکم ہے جس کے گرنے کا کوئی ڈر نہیں اور اس دوسرے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گڑھے کے کنارے عمارت بنائی، پھر وہ بہت جلد ڈھے گئی اور اسے لے کر آتش دوزخ کی گہرائی میں گر گئی۔ کفر و نفاق وغیرہ اختیار کرنے والے ظالم لوگوں کو اللہ

تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

﴿110﴾ یہ مسجد جو انہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی ہے، ہمیشہ ان کے دلوں میں مزید شک اور نفاق کا ذریعہ بنی رہے گی حتیٰ کہ موت یا تلوار کے ذریعے قتل سے ان کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے اور خیر و شر پر جزا و سزا دینے کا فیصلہ اپنی کمال حکمت سے کرتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافقوں کی رسوائیوں اور ذلتوں کا ذکر کیا تو اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے اجر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿111﴾ بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اہل ایمان پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان سے ان کی جانیں نہایت مہنگے داموں، یعنی جنت کے بدلے خرید لی ہیں، حالانکہ وہ خود ہی ان کا مالک ہے۔ اس طرح کہ وہ اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے کافروں سے لڑتے اور انہیں قتل کرتے ہیں اور وہ کافر انہیں شہید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے مذکورہ سچا وعدہ کیا ہے جس کا ذکر موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب انجیل اور محمد رسول اللہ ﷺ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اپنا وعدہ پورا کرنے والا نہیں، لہذا اے ایمان والو! یہ سودا جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے، اس پر خوش ہو جاؤ۔ یقیناً تم نے بہت نفع بخش سودا کیا ہے۔ اور یہ تجارت ہی عظیم کامیابی ہے۔

نوٹ: روحانی اور بدنی نجاستوں سے پاک صاف رہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت پکی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرتا ہے، اس کا یہ عمل ہمیشہ باقی رہتا ہے اور اس کا کرنے والا نیک بخت ٹھہرتا ہے۔ ایسے شخص کا اس آدمی سے کوئی موازنہ نہیں جس کے عمل کا مقصد کفر کی مدد و نصرت کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہو۔ ایسا عمل برباد ہو جاتا ہے اور اس کا کرنے والا بھی بد بخت ٹھہرتا ہے۔ جہاد کا حکم اور اس کی ترغیب اسلام سے پہلے ادا یاں میں بھی تھی۔ ہر وہ کام جس سے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑے، وہ گناہ ہے جس کا چھوڑنا اور اسے ختم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جس سے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو، اسے کرنا، اس کا حکم دینا اور اس کی رغبت دلانا ضروری ہے۔

التَّائِبُونَ الْعِبَادُونَ الْحَمِيدُونَ السَّابِحُونَ الرَّكْعُونَ
السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٣﴾ مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأبيه
إِلَّا عَنِ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا آيَاهُ فَمَا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ
لِللَّهِ تَبَرَّأ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا
يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٦﴾ إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَمَا لَكُم مِّنْ
دُونِ اللَّهِ مِنْ وَّالِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٧﴾ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ
مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٨﴾

﴿١١٣﴾ یہ انعام پانے والے لوگ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی اور ناراضی والے کام چھوڑ کر اس کی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے والے ہیں۔ وہ جنہوں نے اللہ سے ڈرتے اور تواضع اختیار کرتے ہوئے عاجزی اپنائی اور اس کی اطاعت میں سنجیدہ ہیں۔ وہ بہر حال اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں، روزے رکھنے والے ہیں، نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حکم دیا ہے، وہی حکم دینے والے ہیں اور جس بات سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے روکا ہے، اس سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان صفات کے حامل اہل ایمان کو دنیا و آخرت میں خوش کن سلوک کی خبر دے دیں۔

﴿١١٤﴾ یہ نبی کے شان یا نشان ہے نہ اہل ایمان کو زیب دیتا ہے کہ مشرکوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں، خواہ وہ ان کے قریبی ہوں جبکہ شرک پر ان کی موت کے بعد ان کا دوزخی ہونا واضح ہو چکا ہے۔

﴿١١٥﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی، وہ صرف ایک وعدے کی وفا کے لیے تھی جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا کہ وہ ضرور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، اس امید پر کہ وہ مسلمان ہو جائے، پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر واضح ہو گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے کہ کوئی نصیحت اسے فائدہ نہیں دیتی یا انہیں وحی کے ذریعے سے علم ہو گیا کہ وہ کافر ہی مرے گا تو انہوں نے اس سے اعلان برائت کر دیا۔ ان کا والد کے لیے استغفار کرنا ان کے اپنے اجتہاد کی بنا پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ان کی طرف وحی کیے گئے کسی حکم کی مخالفت نہیں تھی۔ بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے حضور بہت گڑگڑانے والے اور اپنی ظالم قوم سے بہت زیادہ عنف و درگزر کرنے والے تھے۔

﴿١١٦﴾ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ہدایت کی توفیق دیتا ہے تو اس پر اس وقت تک گمراہی کا فیصلہ نہیں کرتا جب تک ان کے لیے وہ حرام کی

گئی چیزیں واضح نہ کر دے جن سے بچنا ضروری ہے، پھر اگر وضاحت کے بعد وہ ان حرام امور کا ارتکاب کریں تو ان پر گمراہی کا حکم لگا تا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ یقیناً اس نے تمہیں وہ کچھ سکھا یا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

﴿١١٦﴾ بلاشبہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، ان دونوں میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ ان میں کوئی چھپی چیز اللہ سے اوجھل نہیں۔ وہ جسے زندہ کرتا ہے اور جسے مارنا چاہتا ہے، اسے موت دے دیتا ہے۔ اے لوگو! تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں جو تمہارے امور کا نگران ہو اور نہ تمہارا اس کے سوا کوئی مددگار ہے جو تم سے برائی دور کر سکے اور تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری مدد کرے۔

﴿١١٧﴾ یقیناً اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد (ﷺ) کے حال پر توجہ فرمائی جب آپ نے منافقوں کو غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار کے حال پر بھی رحم کیا جو آپ سے پیچھے نہیں رہے بلکہ سخت گرمی، زادراہ کی قلت اور دشمن کی طاقت اور تعداد کی کثرت کے باوجود غزوہ تبوک میں نبی اکرم (ﷺ) کے ساتھ گئے۔ یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا جب ایک گروہ جنگ کی شدید صورت حال کے پیش نظر نچکھا ہٹ کا شکار تھا اور پیچھے رہنے کا ارادہ کر چکا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدمی عطا کی اور جنگ کے لیے نکلنے کی توفیق بخشی اور ان پر خصوصی توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے ساتھ نہایت شفیق و رحیم ہے اور یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اس نے انہیں توبہ کی توفیق دی اور پھر اسے قبول کیا۔

خبر: سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کے فعل سے مشرکوں کے لیے استغفار کرنے کے جائز ہونے کا استدلال غلط ہے۔ ﴿بلاشبہ گناہ اور نافرمانیاں ہی مصائب و مشکلات، ذلت و رسوائی اور توفیق سے محرومی کا باعث بنتی ہیں۔﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی مالک الملک ہے، وہی ہمارا کارساز ہے۔ اس کے سوا کوئی ہمارا مددگار اور دوست نہیں۔ ﴿دیگر لوگوں کے مقابلے میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔﴾

118 بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم تینوں کی توبہ بھی قبول فرمائی جو غزوہ تبوک میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے تھے اور ان کی توبہ کے قبول ہونے کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان سے قطع تعلقی کر لو۔ اس بات سے انھیں شدید صدمہ اور غم پہنچا حتیٰ کہ زمین اپنی وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی۔ صورت حال کی وحشت اور تنہائی سے وہ شکستہ دل ہو گئے اور یہ سمجھ گئے کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا اب ان کی کوئی جائے پناہ نہیں جہاں وہ پناہ حاصل کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر رحم کیا، پھر ان کی توبہ قبول کی۔ بلاشبہ وہی اپنے بندوں کی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

119 اے اللہ پر ایمان لانے، اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرنے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکموں کو مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور ایمان، اقوال اور افعال میں سچوں کے ساتھ رہو۔ سچائی ہی میں تمہاری نجات ہے۔

120 اہل مدینہ اور آس پاس کے دیہاتیوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے اس وقت پیچھے رہیں جب آپ بذات خود جہاد کے لیے نکلیں۔ نہ ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی جائیں اللہ کے رسول ﷺ کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں اور انھیں اپنی ذات کی حفاظت کی اللہ کے رسول ﷺ کی ذات کی حفاظت سے زیادہ فکر ہو، بلکہ ان پر فرض ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیں۔ یہ اس لیے کہ انھیں اللہ کی راہ میں جو بیاس لگی، جو تھکاوٹ ہوئی، جو بھوک لگی اور جو ایسی جگہ ٹھہرے جہاں ان کی موجودگی کافروں کے گڑھنے کا باعث بنی اور جو انھوں نے دشمن کی خبر لی کہ انھیں قتل کیا، یا قیدی بنایا یا غنیمت حاصل کی یا انھیں شکست سے دوچار کیا، ان سب کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جو اس

وَعَلَى الثَّلَاةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ
لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ
اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَ
لَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ
ظَمًا وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ
مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نِيلًا إِلَّا كُتِبَ
لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾
وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ
وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ
لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرے گا بلکہ انھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور مزید بھی نوازے گا۔

121 وہ تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی خرچ کرتے ہیں اور جتنے میدان وہ طے کرتے ہیں، ان کے اس خرچ اور سفر کے سارے عمل کو ان کے لیے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انھیں اس کا بدلہ دے، چنانچہ وہ آخرت میں ان کے اچھے اعمال کا ضرور اجر عطا کرے گا۔

122 مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ سب اکٹھے ہو کر جہاد کے لیے نکلیں تاکہ دشمن کے غالب آنے کی صورت میں کہیں وہ سارے ہی ختم نہ ہو جائیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ایک گروہ ان میں سے جہاد کے لیے نکلے اور ایک گروہ رسول اکرم ﷺ کی رفاقت میں رہے اور آپ سے قرآن اور شرعی احکام سن کر دین میں سمجھداری حاصل کرے اور جو کچھ اس نے سیکھا ہو، واپس جا کر اس کے ساتھ اپنی قوم کو ڈرائے۔ ہو سکتا ہے وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے خبردار ہو جائیں اور اس کے حکموں کی تعمیل کریں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔ یہ بات ان چھوٹے چھوٹے دستوں اور چھوٹی چھوٹی جنگوں کے متعلق ہے جن میں رسول اکرم ﷺ کچھ صحابہ کرام کو ارد گرد کے علاقوں میں بھیجتے تھے۔

نوائف: تقویٰ و پرہیزگاری اور سچائی اختیار کرنا فرض ہے اور یہ دونوں تباہی سے نجات کے اسباب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے۔

دین میں سوجھ بوجھ حاصل کرنا جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ دین کے قیام میں یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ
 الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ
 الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ
 أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
 فزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا
 الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى
 رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوْ لَا يَسْرُونَ
 أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَمَلٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا
 يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ
 نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ هَلْ يَرَاهُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ
 انصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا
 يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ
 عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
 رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

﴿١٢٣﴾ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ اپنے قرب و جوار کے کافروں کے خلاف جہاد کریں، کیونکہ ان کے قرب کی وجہ سے اہل ایمان کو ان سے خطرہ ہے۔ اسی طرح اس نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ انہیں ڈرانے اور ان کی شرارتوں کی روک تھام کے لیے اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد و نصرت اور تائید کے اعتبار سے پرہیزگار اہل ایمان کے ساتھ ہے۔

﴿١٢٤﴾ جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرتا ہے تو منافقوں میں سے کچھ لوگ ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے پوچھتے ہیں: اس نازل ہونے والی سورت نے تم میں سے کس کو محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان میں بڑھایا ہے؟ چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی تصدیق کی تو اس سورت کے نزول نے ان کے سابقہ ایمان میں مزید اضافہ کر دیا اور وہ وحی کے نزول پر بہت خوش ہیں کیونکہ اس میں ان کے دنیا و آخرت کے فائدے ہیں۔

﴿١٢٥﴾ جہاں تک منافقوں کا تعلق ہے تو نزول قرآن اور اس میں وارد احکام و واقعات کو جھٹلانے کے عمل نے ان کے مرض اور خباثت میں مزید اضافہ کیا، چنانچہ ان کے دلوں کا مرض قرآن نازل ہونے سے مزید بڑھ گیا کیونکہ جب بھی کوئی چیز نازل ہوئی، انہوں نے اس میں نازل ہونے والے احکام میں شک کیا اور اسی طرح وہ کفر پر مر گئے۔

﴿١٢٦﴾ کیا منافق اسے عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سال میں ایک یا دو دفعہ آزمائش میں ڈالتا ہے، ان کی منافقت کا پردہ چاک کر کے انہیں رسوا کرتا ہے؟! پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے سزا ہے، وہ اللہ کے حضور اپنے کفر سے توبہ کرتے ہیں نہ اپنے نفاق سے باہر آتے ہیں اور نہ اپنے اوپر آنے والی مصیبت و آزمائش سے نصیحت پکڑتے ہیں اور نہ یہ یاد رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے!

﴿١٢٧﴾ جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرے جس میں منافقوں کے حالات پر تبصرہ ہو تو وہ یہ کہتے ہوئے ایک

دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں: کیا تمہیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو اس مجلس سے ہسک جاتے ہیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ہدایت اور خیر سے دور کر دیے ہیں اور انہیں رسوا کیا ہے کہ وہ نہ سمجھنے والی قوم ہے۔

﴿١٢٨﴾ اے عرب کے لوگو! تمہارے پاس تمہاری ہی نسل سے ایک عظیم رسول آ گیا ہے۔ وہ تمہاری طرح عربی ہے۔ جو چیز تمہیں مشقت میں ڈالے، وہ اس پر گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری ہدایت کا شدید خواہش مند ہے اور اسے تمہارا بہت خیال ہے اور وہ اہل ایمان کے ساتھ خصوصی رحمت و شفقت کرنے والا ہے۔

﴿١٢٩﴾ اگر وہ آپ سے منہ موڑیں اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لائیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی اکیلے پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

نوائف: ﴿﴾ جب اسلام کا دائرہ کار وسیع ہو اور دشمن سے جہاد کرنے کی ضرورت ہو تو اس کا آغاز قریبی کافروں سے کرنا واجب ہے۔

﴿﴾ نزول قرآن کے وقت منافقوں کی حالت زار کا بیان ہے کہ وہ کس طرح بے چین اور اضطراب کی کیفیت میں ہوتے تھے۔

﴿﴾ اہل ایمان پر نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت اور آپ کا ان کی بھلائی کے لیے حریص ہونے کا بیان ہے۔

﴿﴾ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے اور مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور اس کا خیال رکھے، نیز اسے بڑھانے اور اس کی تجدید کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہے تاکہ اس میں ہمیشہ ترقی و اضافہ ہوتا رہے۔

وَرَكْعَةً وَنَسِيئَةً هِيَ الْآيَةُ الْبَاقِيَةُ الْعَشْرُ مَكْرُومًا
سُورَةُ يُونُسَ مَكْرُومًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَتِكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ① أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا

إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ

قَدْ مَصَدَّقَ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالِ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ②

إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدِيرُ الْأُمُورَ مَنْ شَفِيعٌ إِلَّا مَنْ

بَعْدَ إِذْنِهِ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ③ إِلَيْهِ

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا أَنْ يَبْدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ④

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ

يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ⑤ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ⑥

سورہ یونس، یہ کی سورت ہے

سورت کی بعض مقاصد: نبوت کو دلائل کے ذریعے سے ثابت کرنا اور جھٹلانے والوں کو عذاب سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ ایمان لانے کی دعوت دینا۔

تفسیر: ① ﴿الر﴾ یہ حروف مقطعات ہیں اور ان کے بارے میں تفصیل سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جن کی تلاوت اس سورت میں کی جائے گی، یہ اس محکم اور پختہ قرآن کی آیات ہیں جو حکمت اور احکام پر مشتمل ہے۔

② کیا لوگوں کے لیے یہ بات باعثِ تعجب ہے کہ ہم نے ان کے ہم جنس ایک مرد پر وحی نازل کی ہے جسے ہم نے حکم دیا ہے کہ وہ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرے؟ اور اے رسول (ﷺ)! اللہ پر ایمان لانے والوں کو اس بات کی خبر دے دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ انھوں نے جو نیک اعمال آگے بھیجے ہیں، ان کے بدلے میں انھیں ان کے رب تعالیٰ کے ہاں بلند مقام ملنے والا ہے۔ کافروں نے کہا: یہ آدمی جو یہ آیات لایا ہے، یہ بالکل کھلا جادوگر ہے۔

③ اے تعجب کرنے والو! بلاشبہ تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے اتنے عظیم آسمان اور وسیع و عریض زمین چھ دنوں میں بنائی، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، پھر تم اس پر کیسے تعجب کرتے ہو کہ اس نے تمہارے ہی جیسے ایک مرد کو نبی بنا کر مبعوث کیا؟! وہ اکیلا ہی اپنی وسیع و عریض مملکت میں فیصلے کرتا اور اختیار رکھتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کے حضور اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر کسی بھی چیز میں سفارش کرے۔ ان مذکورہ صفات کا مالک اللہ ہے جو تمہارا رب ہے، لہذا تخلص ہو کر اس اکیلے کی عبادت کرو۔ کیا تم اس کی وحدانیت کا پتہ دینے والے ان تمام دلائل اور ثبوتوں سے نصیحت نہیں پکڑتے؟ جسے نصیحت قبول کرنے کی معمولی خواہش بھی ہو، وہ ضرور اسے جان لے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا۔

④ تمہیں قیامت کے دن اس اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے تاکہ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے اس کا سچا وعدہ کر رکھا ہے جس کے وہ کبھی خلاف نہیں کرے

گا۔ بے شک وہ ایسا کرنے، یعنی لوٹانے پر قادر ہے۔ وہ مخلوق کو بغیر کسی سابقہ مثال کے وجود بخشتا ہے اور پھر اس کی موت کے بعد دوبارہ اسے اٹھائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ عدل سے ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، چنانچہ ان کی نیکیوں میں کمی کرے گا نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کرے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے انتہائی گرم پانی کا مشروب ہوگا جو ان کی انتزیوں کو کاٹ دے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے تھے۔

⑤ اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو شعاعیں بکھیرنے والا چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نور بنایا جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور اس کے چلنے کی اٹھائیس منزلیں مقرر کیں۔ منزل سے مراد وہ مسافت ہے جو چاند ہر دن رات میں طے کرتا ہے، تاکہ اے لوگو! تم سورج کے ذریعے سے دنوں کی تعداد جان لو اور چاند کے ذریعے سے مہینوں اور سالوں کی گنتی معلوم کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے، وہ با مقصد ہی بنایا ہے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی عظمت و قدرت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ واضح دلائل اور نمایاں ثبوت جو اس کی وحدانیت کا پتہ دیتے ہیں، اس قوم کے لیے بیان کرتا ہے جو ان سے استدلال کرنا جانتی ہے۔

⑥ بلاشبہ ہندوں پر رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے، ان میں تاریکی اور روشنی کے پائے جانے اور ایک کے چھوٹے اور دوسرے کے طویل ہونے میں اور آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی مخلوقات میں یقیناً ایسی نشانیاں ہیں جو اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں، ایسی قوم کے لیے جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ سے ڈرنے والی ہو۔

نوائف: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا اثبات اور اس بات کا بیان کہ آپ کی بعثت سمجھ میں آنے والی چیز ہے، اس میں کوئی انہونی اور عجیب بات نہیں۔ آسمانوں، زمین اور ان دونوں میں موجود ہر چیز کی تخلیق، معاملات کی تدبیر، زمانوں کی تعیین و تقدیر اور رات دن کا اختلاف، سب وہ عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اللہ ہونے پر دلالت کر رہی ہیں۔ قیامت کے دن شفاعت صرف اس کے لیے ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے قول و فعل سے خوش ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا سورج کی حرکت اور چاند کی منزلیں مقرر کرنا، تاریخ، دنوں اور سالوں کی تعیین میں معاون ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ۝۷
 مَا لَهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝۸ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيُهُمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ
 الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝۹ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۝۱۰ وَأُخْرَدَعُوا فِيهَا إِلَى الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ۝۱۱ وَلَوْ يِعْجَلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهم بِالْخَيْرِ لَقَضَى إِلَيْهم أَجْلَهُمْ فَذُرُّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي
 طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝۱۲ وَإِذْ أَمْسَسَ الْإِنْسَانَ الضُّرَّ دَعَانَا لِجَنَّتَيْهِ أَوْقَاعًا وَاقْبَابًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ صُورَهُ مَرَّ
 كَانَ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ صُرْمَتِهِ كَذَلِكَ نُنزِلُ لِلْمُسرِّفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا
 لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝۱۴ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝۱۵

7) بلاشبہ کافر جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہ اس بنا پر وہ اس سے ڈریں یا اس سے ملنے کی خواہش رکھیں، آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے بجائے دنیا کی عارضی اور فانی زندگی پر سمجھ بیٹھے ہیں، ان کے دل اس پر مطمئن ہیں اور وہ اسی پر خوش ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے دلائل سے منہ موڑے ہوئے غافل ہیں۔

8) ان مذکورہ صفات کے حامل لوگوں کا ٹھکانا، جہاں وہ ٹھہریں گے، آگ ہے اور اس کا سبب ان کا کفر کرنا اور آخرت کے دن کو جھٹلانا ہے۔

9) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے ایمان کے سبب ایسے نیک اعمال کی توفیق دے گا جو اس کی رضا کا باعث ہوں گے، پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں دائمی نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرے گا اور ان جنتی لوگوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

10) جنت میں ان کی دعا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس ہوگی اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا اور ان کا ایک دوسرے کے لیے تحفہ سلام ہوگا اور ان کی دعا کا خاتمہ تمام مخلوقات کے رب اللہ کی ثناء و تعریف پر ہوگا۔

11) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی وہ دعائیں جو وہ غصے کے وقت اپنے، اپنی اولادوں اور اپنے مالوں کے خلاف کرتے ہیں، اسی طرح جلدی قبول کر لے جس طرح وہ ان کی خیر اور جھلائی کی دعائیں قبول کرتا ہے تو وہ ہلاک ہو جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں مہلت دیتا ہے تو ان لوگوں کو جو اس کی ملاقات کا انتظار نہیں کرتے، حساب کے دن کے بارے میں حیران و پریشان اور شک و شبہ میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ سزا سے ڈرتے ہیں نہ ثواب کی امید رکھتے ہیں۔

12) جب اپنی جان پر زیادتی کرنے والے انسان کو کوئی بیماری یا بدحالی آتی ہے تو وہ کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے ہوئے بھی نہایت عجز و انکسار سے گڑگڑاتے ہوئے ہم سے دعا کرتا ہے، اس

امید پر کہ اس کی مصیبت ٹل جائے، پھر جب ہم اس کی دعا قبول کر لیتے اور اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں تو وہ اپنی پہلی حالت میں لوٹ جاتا ہے، گو یا اس نے اپنی تکلیف دور کرنے کے لیے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ جس طرح اپنے رب سے منہ موڑنے والے کے لیے گمراہی کی راہ پر چلنا خوشنما بنا دیا گیا ہے، بالکل اسی طرح کفر کر کے اللہ کی حدود پامال کرنے والوں کے لیے کفر و نافرمانی کے جو کام وہ کرتے ہیں، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے گئے ہیں، لہذا وہ انہیں چھوڑتے نہیں ہیں۔

13) اے مشرک! یقیناً ہم نے تم سے پہلی امتوں کو اس لیے ہلاک کیا کہ انہوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور گناہوں کا ارتکاب کیا۔ جو رسول ہم نے ان کی طرف بھیجے، وہ ان کے پاس واضح دلائل اور نشانیاں لے کر آئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے ہوئے پیغام کی صداقت پر دلیل ہیں، لیکن انہیں ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی کیونکہ ان میں ایمان لانے کی اہلیت ہی نہیں تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رسوا کر دیا اور ایمان لانے کی توفیق نہ دی۔ جس طرح ہم نے ان ظالم قوموں کو سزا دی اسی طرح ہم ہر دور اور ہر علاقے کے ان جیسے ظالموں کو یہی سزا دیں گے۔

14) پھر اے لوگو! ہم نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کر کے تمہیں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اچھے عمل کر کے ان پر ثواب لیتے ہو یا برے عمل کر کے سزا کے حق دار ٹھہرتے ہو؟

نوائے: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم ہے کہ بندوں کی وہ بددعائیں جلدی قبول نہیں کرتا جو وہ اپنے یا اپنی اولاد کے خلاف کرتے ہیں۔

انسان کی اس حالت کا بیان کہ وہ تنگی میں اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتا ہے اور خوشحالی کے وقت منہ موڑ لیتا ہے۔ اس انداز زندگی سے ہمیں ڈرایا گیا ہے۔

سابقہ امتوں کی ہلاکت و تباہی کا سبب نافرمانیاں اور ظلم کرنا تھا۔

وَإِذَا تَلَّى عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا نَأْتَيْتَ بِفَرٍانٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدَّلَهُ أَثَلٌ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تَلْقَائِي نَفْسِي إِنْ أَتَيْتُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ⑮ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرِكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ⑯ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ⑰ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتَدْعُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ طُ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ⑱ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا طُ وَلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لِقَضٰى بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ⑲ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا ۖ إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ⑳

⑮ جب ان کے سامنے اللہ کی توحید کا پتا دینے والی واضح قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو بعثت کے منکر جو ثواب کی امید رکھتے ہیں نہ عذاب کا خوف، وہ کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! بتوں کی عبادت کی برائی پر مشتمل اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیں، یا اس قرآن کے بعض حصے کو یا پورے کو بدل کر ہماری خواہشات کے موافق لے آئیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: نہ یہ درست ہے کہ میں اس قرآن کو بدل دوں اور نہ میں اس کے علاوہ اس سے بہتر قرآن لانے کی طاقت ہی رکھتا ہوں۔ اللہ اکیلا ہی ہے جو اس کو جیسے چاہے بدل دے۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے۔ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے تمہاری بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو مجھے بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

⑯ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر اللہ چاہتا کہ میں تم پر قرآن نہ پڑھوں تو میں تم پر اس کی قراءت نہ کرتا اور نہ تمہیں اس کی تبلیغ کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں میری زبانی قرآن کا علم نہ دیتا۔ یقیناً میں تمہارے درمیان ایک لمبا عرصہ، یعنی چالیس سال رہا ہوں۔ میں پڑھتا تھا نہ لکھتا تھا اور نہ میں نے اس معاملے کی کوئی طلب یا کوشش کی۔ کیا پھر بھی تم اپنی عقولوں سے کام لے کر سمجھتے نہیں کہ جو کچھ میں لایا ہوں، وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں میرا ذاتی عمل دخل نہیں ہے!؟

⑰ اس آدمی سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا، لہذا میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے قرآن بدل دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ کر اس کی حدود سے تجاوز کرنے والے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

⑱ اور مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا خیالی معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ معبود برحق وہ ہے جو جب چاہے نفع و نقصان دے۔ وہ اپنے معبودوں کے بارے میں کہتے

ہیں کہ یہ سفارشی ہیں جو اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے تو وہ ہمیں ہمارے گناہوں پر عذاب نہیں دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم خوب علم رکھنے والے اللہ کو خبر دیتے ہو کہ اس کا کوئی شریک ہے، حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین میں اپنے کسی شریک کو نہیں جانتا۔ وہ اس باطل اور جھوٹ سے پاک صاف ہے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے ہیں۔

⑲ ابتدا میں تمام لوگ مومن موحد ایک ہی امت تھے، پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا تو کچھ مومن ہی رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ دنیا میں نہیں کرے گا بلکہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تو ان کے اختلافات کا فیصلہ دنیا ہی میں ان کے درمیان کر دیتا اور ہدایت یافتہ اور گمراہ واضح ہو جاتے۔

⑳ یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کی صداقت کی دلیل ہو؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: معجزات کا نازل کرنا غیبی امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، لہذا تم جن مادی معجزات کے طلب گار ہو، ان کا انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ ان کا منتظر ہوں۔

نوائف: اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا، جھوٹ بولنا اور اس کے کلام میں تحریف کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس طرح یہود نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔

نفع اور نقصان اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کوئی یہ اختیار نہیں رکھتا۔

ان آیات میں مشرکوں کے اس عقیدے کا رد ہے کہ ان کے معبود اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔

خواہشات نفس کی پیروی اور دین میں بے جا اختلاف فرقہ بندی کا سبب ہیں۔

وَإِذْ أَنْتَا لِلنَّاسِ رَحْمَةٌ مِّنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَّسْتَمِرٍّ إِذِ الرَّمْلُ تَكَرَّرَ
 فِي آيَاتِنَا قُلِّ اللَّهُ اسْرِعْ مَكَرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُوبُونَ مَا تَكْفُرُونَ ﴿٢١﴾
 هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَ
 جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَ تَهَارٌ مِّنْ عَصْفٍ
 وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُم أُحْبَطُوا دَعَا
 اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ لَئِنِ ابْتِغَيْتُم مِّنْ هَذِهِ لَنُكَوِّنَنَّ
 مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّا ابْتِغَاهُم بِرَحْمَتِنَا إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
 الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغَيْتُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ
 الْأَرْضِ وَمِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ
 زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ عَلَيْهِمُ آتِنَاهَا
 أَمْرًا نَّالِيًّا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا إِمَّا كَانَ لَمْ تَعْنِ
 بِالْآمِسِ كَذَلِكَ نَقْصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللَّهُ
 يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾

﴿21﴾ جب ہم خشک سالی اور تنگ حالی کے بعد مشرکوں کو بارش اور خوشحالی کی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کا مذاق اڑانا اور انھیں جھٹلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ کی تدبیر بہت تیز ہے اور وہ تمہیں ڈھیل دے کر بہت جلد پکڑنے والا ہے۔ جو سائیں تم کرتے ہو، اللہ کے نگران فرشتے انہیں لکھ رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں چھوٹی تو پھر وہ ان کے خالق سے کیسے اوجھل رہ سکتی ہے؟! عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے مکر کی سزا دے گا۔

﴿22﴾ اے لوگو! وہ اللہ ہی ہے جو خشکی میں تمہیں تمہارے قدموں پر اور تمہارے سواری کے چوپایوں پر چلاتا ہے۔ وہی ہے جو تمہیں سمندر میں کشتیوں میں اٹھائے پھر تباہی تک جتا رہتا ہے جب تم سمندر میں کشتیوں میں ہوتے ہو اور عمدہ اور موافق ہوا میں انہیں لے کر چلتی ہیں تو اس موافق ہوا سے سوار بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اسی خوشی میں ہوتے ہیں کہ ان پر تیز آندھی چلے لگتی ہے اور سمندر کی لہریں ہر طرف سے ان پر چڑھ دوڑتی ہیں اور انہیں غالب گمان ہونے لگتا ہے کہ اب وہ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اکیلے اللہ کو پکارتے ہوئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: (اے اللہ!) اگر تو نے ہمیں اس تباہ کن صورت حال سے نکال لیا تو ہم اپنے اوپر ہونے والے تیرے اس انعام پر ضرور تیرے شکر گزار رہیں گے۔

﴿23﴾ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں اس مشکل سے نکال دیا تو وہ کفر و نافرمانی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے دوبارہ فساد برپا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اے لوگو! ہوش کرو، تمہاری اس بدترین سرکشی کا وبال تمہیں ہی پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری بغاوت کا کوئی نقصان نہیں۔ تم اس سے دنیا کی فانی زندگی میں فائدہ اٹھا لو، پھر قیامت کے دن تمہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔ ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم کیا نافرمانیاں کرتے رہے ہو اور تمہیں ان کی سزا بھی دیں گے۔

﴿24﴾ دنیا کی یہ زندگی جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، یہ اتنی جلدی

گزر جائے گی جیسے بارش نازل ہو جس سے مل کر زمین کی نباتات اگ پڑیں، جس میں دانے اور پھل بھی ہوں، جو لوگ کھاتے ہیں اور گھاس وغیرہ بھی ہو جو جانور کھاتے ہیں، حتیٰ کہ زمین جب مختلف طرح کی نباتات سے لہلہا اٹھے اور خوبصورت منظر پیش کرنے لگے اور کھیتی کے مالک یہ سمجھنے لگیں کہ وہ اس کے کاٹنے اور پھل چننے پر قادر ہیں تو اس کھیتی کی تباہی کا ہمارا فیصلہ آجائے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیں جیسے زمانہ قریب میں یہاں کوئی کھیتی اور درخت تھے ہی نہیں۔ جس طرح ہم نے تمہارے لیے دنیا کا حال اور اس کا بہت جلد ختم ہو جانا بیان کیا ہے، اسی طرح ہم غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے واضح دلائل اور نشانیاں بیان کرتے ہیں۔

﴿25﴾ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اپنی جنت کی طرف بلاتا ہے جو سلامتی والا گھر ہے جس میں لوگ پریشانیوں اور غموں سے محفوظ رہیں گے اور موت سے بھی سلامت رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، دین اسلام کی توفیق دیتا ہے جو اس سلامتی کے گھر جنت تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد: جو اللہ کے مومن بندوں کے ساتھ مکر و فریب کرے، وہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی گرفت میں آجاتا ہے۔

انسان کی سرکشی کا وبال اسی پر پڑتا ہے اور اس کا نقصان صرف اسی کو ہوتا ہے۔

دنیا کے بہت جلد ختم اور زوال پذیر ہونے کے لحاظ سے اس کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی نعمتیں فانی ہیں۔

جنت ہی مومن کا ٹھکانا ہے کیونکہ وہاں نعمتیں ہوں گی اور مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا ہوگا۔

﴿26﴾ جن لوگوں نے نیکی اختیار کی، اس طرح کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے واجب کیے ہوئے اطاعت کے کام کیے اور جو گناہ کے کام اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دیے ہیں انھیں چھوڑ دیا، ان کے لیے بہت اچھا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔ ان پر مزید نوازش بھی ہوگی، یعنی اللہ کریم کے چہرے کا دیدار نصیب ہوگا اور ان کے چہروں کو غبار ڈھانپنے کا نہ ان پر ذلت و رسوائی چھائے گی۔ نیکی والے لوگ ہی جنتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿27﴾ اور جن لوگوں نے کفر و نافرمانی جیسے برے کام کیے، ان کے لیے ان کی کوئی برائی کا بدلہ، آخرت میں اللہ کے عذاب کی صورت میں اس کے برابر ہی ہے اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کرے گا تو انھیں اس سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ کثرت سے جہنم کی آگ کا دھواں اور سیاہی پڑنے کی وجہ سے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے اندھیری رات کی سیاہی ان پر اوڑھا دی گئی ہو۔ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی دوزخی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿28﴾ اے رسول (ﷺ)! قیامت کے دن کا وہ وقت یاد کریں جب ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے، پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے دنیا میں اللہ کے شریک ٹھہرائے: اے مشرک! تم اور تمہارے وہ معبود جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم معبودوں اور عبادت کرنے والوں میں پھوٹ ڈال دیں گے اور معبود عبادت کرنے والوں سے یہ کہہ کر براءت کا اظہار کریں گے: تم دنیا میں ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

﴿29﴾ تب ان کے معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، یہ کہتے ہوئے ان سے براءت ظاہر کریں گے: اللہ گواہ ہے اور اس کی گواہی کافی ہے کہ ہم اس پر قطعاً راضی نہ تھے کہ تم ہماری عبادت کرتے اور نہ ہم نے تمہیں اس کا حکم دیا۔ ہمیں تو یہ شعور بھی نہیں تھا کہ تم ہماری عبادت کرتے تھے۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۖ وَتَرَهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِن عَاصِمٍ ۖ كَانَمَا أَغَشَيْتِ وُجُوهَهُمْ قِطْعًا مِّنَ الْبَيْلِ مُظِلًّا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جِجَاعًا ۖ نَمَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ ۖ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ آيَا نَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكُفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۖ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ غَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۖ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمْنُ يَبْدِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا أَبَدًا الْحَقِّ إِلَّا الصَّلَاةُ ۖ فَإِنِّي تُصَرِّفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا ۖ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾

﴿30﴾ اس عظیم کٹہرے میں ہر ایک کو خبر ہو جائے گی کہ اس نے دنیا کی زندگی میں کیا آگے بھجا اور مشرکوں کو ان کے برحق رب اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا حساب لینے والا ہے۔ اپنے بتوں کی شفاعت کا جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائے گا۔

﴿31﴾ اے رسول (ﷺ)! اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے ان لوگوں سے پوچھیں: تمہیں آسمان کی جانب سے بارش نازل کر کے رزق کون دیتا ہے؟ زمین سے نباتات اگا کر اور اس کی معدنیات کی صورت میں تمہیں روزی کون دیتا ہے؟ مردہ سے زندہ کو کون نکالتا ہے جیسے انسان کو نطفے سے اور پرندے کو انڈے سے؟ اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہے جیسے حیوان سے نطفہ اور پرندے سے انڈہ؟ اور آسمان و زمین اور ان میں موجود مخلوقات کے معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟ وہ ضرور جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم یہ بات جانتے نہیں اور اللہ کے حکموں پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے نہیں؟!

﴿32﴾ اے لوگو! جو یہ سب کچھ کرتا ہے، وہی سچا اللہ ہے جو تمہارا خالق ہے اور تمہارے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے، پھر حق کی پہچان ہونے کے بعد کیا رہ گیا سوائے گمراہی اور حق سے دوری کے؟! اس واضح حق کے بارے میں تمہاری عقلیں کہاں چلی گئیں؟!

﴿33﴾ جس طرح اللہ تعالیٰ کے لیے سچی ربوبیت ثابت ہو گئی، اے رسول (ﷺ)! اسی طرح آپ کے رب کی تقدیر والی بات بھی دشمنی رکھ کر حق سے نکل جانے والوں کے بارے میں پکی ہو گئی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

نوائف: ﴿﴾ سب سے عظیم نعمت جس کی مومن کو ترغیب دلائی گئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مبارک چہرے کا دیدار ہے۔ ﴿﴾ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان اور یہ کہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ ﴿﴾ الوہیت میں شریک کرنے سے توحید ربوبیت کا اقرار بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ بیک وقت دونوں توحیدوں کا اقرار ضروری ہے۔ ﴿﴾ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نافرمانیوں کے باعث ان کے ایمان سے محروم رہنے کا فیصلہ کر دے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يَعْبُدُ قُلُوبَهُ قُلُوبَهُ
 يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يَعْبُدُ قُلُوبَهُ فَأَتَى تَوَكُّوْنَ ﴿٣٢﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ
 مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَنْ يَهْدِي
 إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي فَمَا لَكُمْ
 كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٥﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ الظَّنَّ لَا يُعْنِي
 مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ لِّمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هَذَا
 الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلُ الْكِتَابِ لَارِيبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٧﴾
 أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنْ
 اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا
 بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَكِنَّا يَا تَهُم تَأْوِيلَهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَ
 مِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ
 بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ إِنِّي عَمَلِي وَإِلَيْكُمْ
 أَنْتُمْ بَرِّيْتُونَ وَمِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِّيْتٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾

﴿٣٢﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا تمہارے
 ان شریکوں میں سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، کوئی
 ایسا ہے جو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پہلی بار کوئی چیز پیدا کرے اور
 پھر اس کی موت کے بعد اسے دوبارہ اٹھائے؟ ان سے کہہ دیں:
 اللہ ہی کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرتا ہے اور پھر اسے موت
 کے بعد دوبارہ اٹھائے گا۔ اے مشرک! تم حق سے باطل کی طرف
 کیسے پھیرے جاتے ہو؟!

﴿٣٥﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا اللہ کے سوا
 جن شریکوں کی تم عبادت کرتے ہو، ان میں سے کوئی ایسا ہے جو
 حق کی طرف راہنمائی کرے؟ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ اکیلا
 ہی حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ کیا بھلا وہ جو لوگوں کی حق کی
 طرف راہنمائی کرے اور انہیں اس کی طرف بلائے، وہ بیروی
 کے زیادہ لائق ہے یا تمہارے معبود جو خود بھی ہدایت یافتہ نہیں،
 الایہ کہ کوئی دوسرا ان کو ہدایت دے؟! تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم یہ
 گمان کرتے ہوئے کہ وہ اللہ کے شریک ہیں کیسے باطل کے ساتھ
 فیصلہ کرتے ہو؟! اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات سے بہت بلند و بالا
 اور برتر ہے۔

﴿٣٦﴾ بلاشبہ مشرکوں کی اکثریت جس چیز کی پیروی کرتی ہے، اس کا
 انہیں علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ صرف وہم اور شک کے پیچھے بھاگتے
 ہیں، حالانکہ شک علم کے قائم مقام ہو سکتا ہے نہ اس کے مقابلے
 میں فائدہ دے سکتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا
 ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کا کوئی فعل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ
 ضرور انہیں ان کے افعال و اعمال کی جزا دے گا۔

﴿٣٧﴾ اس قرآن کے بارے میں یہ بات صحیح نہیں کہ اسے گھڑ لیا گیا
 ہے اور نہ اسے غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ بات
 یقینی طور پر ثابت ہے کہ لوگ قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے
 عاجز ہیں۔ سچ یہ ہے کہ یہ قرآن اپنے سے پہلے نازل ہونے والی
 کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کے مختصر احکام کی تفصیل
 بیان کرنے والا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمام مخلوقات

کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

﴿٣٨﴾ بلکہ کیا یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن خود اپنے پاس سے گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے؟! اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر یہ قرآن میں
 نے خود گھڑا ہے جبکہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، تو تم اگر اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ یہ قرآن خود ساختہ اور جھوٹا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اپنی نصرت و حمایت میں
 جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ تمہارا اس کی طاقت نہ رکھنا، حالانکہ تم صاحب زبان اور فصاحت و بلاغت کے مالک ہو، اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 نازل کیا گیا ہے۔ ﴿٣٩﴾ پھر بھی انہوں نے نہ مانا بلکہ قرآن کو سمجھے اور اس میں غور و فکر کیے بغیر فوراً اسے جھٹلا دیا اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا، اس کا وقت آنے سے پہلے ہی اسے
 جھٹلانے لگے، حالانکہ اس عذاب کے آنے کا وقت قریب ہے۔ اسی طرح جھٹلانے کی حرکت پہلی امتوں نے بھی کی اور ان پر جو عذاب آیا سو آیا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں، ان
 جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ ﴿٤٠﴾ مشرکوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو موت سے پہلے ضرور قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور کچھ وہ ہیں جو
 دشمنی و سرکشی اور تکبر کے باعث مرتے دم تک ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب کفر پر اڑے رہنے والوں کو خوب جانتا ہے اور وہ انہیں ان کے کفر کی سزا بھی ضرور
 دے گا۔ ﴿٤١﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلا دیا تو ان سے کہیں: میرے عمل کا ثواب بھی مجھے ہی ملنا ہے اور اس کا جو بھی میں ہی اٹھاؤں گا اور تمہارے عملوں کا ثواب
 تمہارے لیے ہے اور ان کی سزا بھی تمہیں ہی ملے گی۔ میرے اعمال کی سزا سے تم بری ہو اور تمہارے اعمال کی سزا سے میں بری ہوں۔

نوٹ: ﴿٣٥﴾ حق کی توفیق دے کر اس پر گامزن کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اس کے سوا کسی کو یہ اختیار نہیں۔ ﴿٣٦﴾ وہم و گمان چھوڑ کر علم اور حق تک پہنچنے کے لیے دلائل، نشانیاں اور
 راہنمائی طلب کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ﴿٣٧﴾ قیامت تک کوئی شخص قرآن کریم جیسی ایک آیت بنانے کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔ ﴿٣٨﴾ مشرکوں کی بے وقوفی اور ایسے پیغام کو جھٹلانے کا بیان جسے
 انہوں نے سمجھنا اس پر غور و فکر کیا۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ سَمِيعٌ لِّمَنْ لَّوْكَأُو
لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىَ وَ
لَوْ كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ﴿٤٤﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِهِ وَلِئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ
الَّذِينَ يُشْرِكُونَ ﴿٤٥﴾ لَقَالُوا اللَّهُ خَلَقَهُمْ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٦﴾ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ
بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّمَا نُرِيكُمُ
بَعْضَ الَّذِي نُوعِدُكُمْ أَوْ تَوَقِّفُكُمُ فَإِذَا يُنَادِئُ اللَّهُ
شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا
جَاءَ رَسُولُهُمْ قَضَىٰ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا
الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ
أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً
وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن أَنزَلْنَا
الْحَبَّ أَوْ نَهَارًا مَّا ذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٢﴾ أَتَمَّ
إِذَا مَا وَقَعَ مِنْكُمْ بِهِ السُّنَّ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ
تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٤﴾

﴿٤٣﴾ اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو کئی مشرک اسے بڑے غور سے سنتے ہیں لیکن ماننے اور اطاعت کرنے کے لیے نہیں۔ جس کی قوتِ سماعت ہی چھین لی جائے، کیا آپ اسے سنانے کی قدرت رکھتے ہیں؟! اسی طرح آپ ان لوگوں کو بھی راہِ ہدایت پر نہیں لاسکتے جن کے کان حق سننے سے بہرے ہوں، چنانچہ وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں۔

﴿٤٤﴾ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہیں لیکن بصیرت (دل کی آنکھ) سے نہیں دیکھتے۔ کیا بھلا آپ کو ان لوگوں کی بینائی لوٹانے کا اختیار ہے جن کی بینائی چھین لی گئی ہو؟! آپ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور اسی طرح آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے جس کی بصیرت جاتی رہے۔

﴿٤٥﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے سے پاک ہے۔ وہ ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن وہ خود کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ باطل کی حمایت میں ضدی اور اسلام دشمنی اور تکبر میں پڑے ہیں۔

﴿٤٦﴾ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو حساب کتاب کے لیے اکٹھا کرے گا تو ایسے لگے گا جیسے وہ دنیا کی زندگی اور برزخ میں دن کی ایک گھڑی ہی ٹھہرے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ وہاں وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، پھر قیامت کی شدید ہولناکیاں دیکھ کر ان کی پہچان ختم ہو جائے گی۔ یقیناً وہ لوگ بہت خسارے میں ہوں گے جو قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے، اور وہ دنیا میں اٹھائے جانے کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے تھے کہ خسارے سے بچنے کا سامان کرتے۔

﴿٤٧﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر عذاب کا کچھ حصہ ہم آپ کو آپ کی وفات سے پہلے دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی آپ کو فوت کر دیں، دونوں حالتوں میں انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

﴿٤٨﴾ سابقہ امتوں میں سے ہر امت کے لیے ایک رسول تھا جو ان کی طرف بھیجا گیا، پھر جب اس رسول نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا جس کے پہنچانے کا اسے حکم دیا گیا تھا اور انھوں نے اسے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں اور اس رسول کے درمیان عدل سے فیصلہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رسول کو نجات بخشی اور ان کو اپنے عدل سے ہلاک کر دیا اور ان کے اعمال کی جزا میں ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا گیا۔ ﴿٤٩﴾ یہ کافر دشمنی اور سرکشی کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو جس عذاب کا وعدہ تم نے ہم سے کیا ہے، وہ کب آئے گا؟! ﴿٥٠﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اپنی ذات کے لیے کسی نقصان کا مالک نہیں کہ اسے نقصان پہنچاؤں یا اس سے نقصان کو دور کروں اور نہ نفع کا مالک ہوں کہ اسے نفع دے سکوں تو میں کسی دوسرے کو نفع یا نقصان کیسے دے سکتا ہوں؟ سوائے اس کے جو میرا اللہ چاہے اور میں اس کے غیب کو کیسے جان سکتا ہوں؟ ہر امت جس کی ہلاکت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا، اس کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر جب اس کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے تو نہ وہ اس سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ﴿٥١﴾ اے رسول (ﷺ)! ان جلدی عذاب طلب کرنے والوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب دن یا رات کے کسی وقت بھی آجائے، اس میں کون سی چیز ہے جس کی تمھیں جلدی پڑی ہے؟! ﴿٥٢﴾ جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، کیا اس کے آنے کے بعد تم ایمان لاؤ گے جب کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو؟ تب کہا جائے گا: کیا تم ایمان لاتے ہو، حالانکہ تم تو اس عذاب کو جھوٹ سمجھتے ہوئے اس کی جلدی مچاتے تھے؟! ﴿٥٣﴾ پھر ان کے عذاب میں گرفتار ہونے اور اس سے خلاصی کی درخواست کرنے کے بعد ان سے کہا جائے گا: آخرت کے ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ تمھیں صرف تمھارے کفر و معصیت ہی کی سزا تو مل رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے؟! ﴿٥٤﴾

فوائد: ﴿٤٣﴾ انسان خود ہی اپنی ہلاکت کا سامان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظلم سے بری اور پاک ہے۔ ﴿٤٤﴾ رسول کی ذمہ داری یہ ہے کہ جن کی طرف اسے بھیجا گیا ہے، انھیں تبلیغ کرے۔ ان کے حساب کتاب اور سزا کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق سرانجام دیتا ہے۔ کبھی تو رسول کی زندگی ہی میں منکروں کو پکڑ لیتا ہے اور کبھی رسول کی وفات کے بعد سزا دیتا ہے۔ ﴿٤٥﴾ نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ ﴿٤٦﴾ آنکھوں سے موت کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایمان لانا نفع نہیں دیتا۔

وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ قَوْلُ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾
 وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسْرُوا التَّدَاةَ
 لِمَأْرَأٍ وَالْعَذَابِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾
 إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآرَاءَ وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَلَكِنَّ
 أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا
 النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ
 وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ
 فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ
 اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَذِنَ
 لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظُنُّوا الَّذِينَ يَقْتُرُونَ عَلَى اللَّهِ
 الْكُذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ
 أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ
 قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ
 فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا
 فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٦١﴾

﴿٥٣﴾ اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ عذاب واقعی برحق ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے؟ ان سے کہہ دیں: ہاں، اللہ کی قسم! یہ واقعی سچ ہے اور تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکو گے۔

﴿٥٤﴾ اور اگر ہر مشرک کو زمین کے تمام اموال مل جائیں اور اسے اللہ کے عذاب سے جان چھڑانے کے لیے فدیہ دینے کا اختیار دے دیا جائے تو وہ سارا مال فدیہ میں دے دے گا۔ مشرک جب قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو اپنے کفن پر بیچتا دے گا کو چھپائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ انھیں صرف ان کے اعمال کی جزا ملے گی۔

﴿٥٥﴾ آگ آ رہو! جو کچھ آسمانوں میں ہے، بلاشبہ وہ اکیلے اللہ کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کی حکومت ہے۔ خبردار! بلاشبہ کافروں کے لیے اللہ کا عذاب یقیناً پورا ہونے والا ہے لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے، اس لیے شک کرتے ہیں۔

﴿٥٦﴾ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے جو مردوں کو اٹھائے گا اور وہی زندوں کو موت دیتا ہے اور اسی اکیلے کی جانب تمہیں قیامت کے دن لوٹنا یا جانے گا، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

﴿٥٧﴾ اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس قرآن آ گیا ہے جس میں نصیحت، ترغیب اور ڈراوا ہے، وہ دلوں میں موجود شکوک و شبہات کی بیماریوں کی شفا ہے اور حق کے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اس میں مومنوں کے لیے رحمت ہے اور وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

﴿٥٨﴾ اے رسول (ﷺ)! لوگوں سے کہہ دیں: جو قرآن میں تمہارے پاس لایا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر فضل و احسان اور اس کی تم پر رحمت ہے، لہذا اس نے یہ قرآن نازل کر کے تم پر فضل اور رحمت کی ہے، اسی پر خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں کے سوا کسی اور چیز پر نہیں، چنانچہ محمد (ﷺ) ان کے پاس اپنے رب کی طرف سے جو لائے ہیں، وہ دنیا کے اس ختم ہونے والے ساز و سامان سے بہت بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

﴿٥٩﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اس بارے میں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق نازل کر کے تم پر جو احسان فرمایا تو تم نے اس بارے میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اور اس کے کچھ حصے کو حرام قرار دیا اور بعض کو حلال ٹھہرایا۔ ان سے کہہ دیں: جو کچھ تم نے حلال کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے حلال کرنے کی اجازت دی ہے اور جو کچھ تم نے حرام کیا ہے، اس کے حرام کرنے کی اجازت بھی اس نے دی ہے یا تم اس پر جھوٹ باندھتے ہو؟!

﴿٦٠﴾ اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے اپنے بارے میں کیا گمان رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا؟! کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ انہیں بخش دے گا؟! ہرگز نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو ڈھیل دے کر اور جلدی پکڑنے کے ان پر فضل و احسان کرتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے اوپر ہونے والے انعامات الہی کے منکر ہوتے ہیں اور ان کا شکر ادا نہیں کرتے۔

﴿٦١﴾ اور اے رسول (ﷺ)! آپ جس کام میں بھی ہوں اور جتنا قرآن بھی پڑھیں اور اے مومنو! تم جو عمل بھی کرو، ہم تمہیں دیکھتے، سنتے اور جانتے ہیں جب تم کام شروع کرتے ہو۔ آسمان یا زمین میں ذرہ بھر چیز بھی آپ کے رب کے علم سے پوشیدہ نہیں، اور وزن میں اس سے کوئی چھوٹی چیز ہے نہ اس سے بڑی گمروہ واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے، جس نے ہر چھوٹی بڑی چیز کو شمار اور محفوظ کر رکھا ہے۔

فوائد: اس عذاب کی بڑائی کا بیان جو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کا منتظر ہے حتیٰ کہ وہ زمین کی ہر چیز اس سے بچاؤ کے لیے پیش کرنے کی آرزو کریں گے اور وہ ان سے ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ ﴿قرآن مجید اپنی ہدایات اور عقلی و نقلی دلائل کی بنا پر مومنوں کے لیے نفسانی خواہشات اور شبہات کی بیماریوں کا علاج ہے۔ ﴿مومن کو چاہیے کہ وہ دنیاوی ساز و سامان پر خوش ہونے کے بجائے اسلام اور ایمان کی نعمت پر خوش ہو۔ ﴿اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اور ان کے اعمال، جذبات اور نیتوں کا پورا پورا دھیان رکھتا ہے۔

﴿62﴾ آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ کے ولیوں پر مستقبل میں پیش آنے والی قیامت کی ہولناکیوں کا کوئی خوف ہوگا نہ انھیں دنیا کے سرور چھین جانے کا کوئی غم ہوگا۔

﴿63﴾ یہ اولیاء وہ ہوں گے جو دنیا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے تھے۔

﴿64﴾ ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے دنیا میں اچھے خوابوں یا لوگوں کی تعریف کی صورت میں خوشخبری ہے۔ فرشتے بھی ان کی روحیں قبض کرتے وقت، موت کے بعد اور حشر میں انھیں خوشخبری سنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا ہے، اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا۔ یہ بدلہ ہی عظیم کامیابی ہے کیونکہ اس سے انھیں اپنا مطلوب مل جائے گا اور جس چیز کا خوف تھا، اس سے نجات مل جائے گی۔

﴿65﴾ اے رسول (ﷺ)! یہ لوگ جو آپ کے دین میں طعنہ زنی اور اس پر تنقید کرتے ہیں، آپ اس کی وجہ سے غم نہ کریں۔ بلاشبہ ہر حوالے سے مکمل تہر اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ ان کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب جاننے والا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔

﴿66﴾ آگاہ رہو! بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے، وہ سب اکیلے اللہ کی ملکیت ہے۔ جو مشرک اللہ کے سوا اور معبودوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں؟! حقیقت میں وہ صرف تنگ کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان شریکوں کی نسبت اللہ کی طرف کر کے جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں سے بہت بلند اور برتر ہے۔

﴿67﴾ اے لوگو! وہ اکیلا ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں بھاگ دوڑ اور تھکاوٹ سے سکون حاصل کر سکو اور اس نے دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں اپنے روزگار کو بہتر کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرو۔ بلاشبہ اس میں عبرت اور قبول کرنے کی غرض سے سننے والے لوگوں کے لیے واضح دلائل ہیں۔

الْإِنِّ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾
الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا يَبْدِيلُ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ
جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ الْإِنِّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءُ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْبَيْلَ لِتَسْكُنُوا
فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ
لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّ عِنْدَكُمْ مِنْ
سُلْطٰنٍ بِهٰذَا أَنْتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾
قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ لَا
يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
نُنزِقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾

﴿68﴾ مشرکوں کے ایک گروہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان بے ہودہ باتوں سے پاک ہے۔ وہ پاک ذات تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کا اقتدار ہے۔ اے مشرک! تمہارے پاس تمہارے اس قول کی کوئی دلیل نہیں۔ تم اللہ تعالیٰ پر بغیر دلیل کے بہت بڑی بات کرتے ہو، جب اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو، جس کی حقیقت تم نہیں جانتے!؟

﴿69﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے اور نہ اس چیز سے نجات پائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

﴿70﴾ وہ دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں، اس سے دھوکا نہ کھائیں۔ وہ بہت تھوڑا اور ختم ہونے والا سامان ہے، پھر انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، اس کے بعد ہم انھیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول کو جھٹلانے کے سبب سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

نوٹ: ﴿ اللہ تعالیٰ کی ولایت اسے ملتی ہے جو اس پر ایمان لائے، اس کے احکام پر عمل کرے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہے اور اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرے۔ اللہ کے ولی ہی قیامت کے دن بے خوف ہوں گے اور انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں اچھے خواب کی صورت میں یا موت کے وقت خوشخبری ہے۔

﴿ سارا غلبہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ وہ مالک الملک ہے اور اس کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

﴿ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی توحید پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

﴿ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا حرام ہے اور ایسا شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ پر سب سے بڑا جھوٹ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا ہے۔

71) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارے درمیان میرا قیام تمھیں گراں گزرتا ہے اور میرا اللہ تعالیٰ کی آیات سے وعظ و نصیحت کرنا تمھیں ناگوار ہے اور تم نے مجھے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو تمھاری چالوں کو ناکام کرنے کے لیے میں نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے، لہذا تم بھی اپنا معاملہ پختہ کر لو، مجھے ہلاک کرنے کا پکا ارادہ کر لو اور اپنے مہبودوں کو مدد حاصل کرنے کے لیے بلا لو، پھر تمھاری سازش کوئی ڈھکا چھپا راز نہ رہے، پھر میرے قتل کی مکمل منصوبہ بندی کرنے کے بعد اپنے دل کی مراد پوری کرنے کے لیے عملی قدم اٹھاؤ اور مجھے لحد بھر مہلت بھی نہ دو۔

72) پھر اگر تم نے میری دعوت سے منہ موڑ لیا ہے تو تمھیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ میں نے تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچانے پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ یا میرے ساتھ کفر کرو، میرا اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی اطاعت اور نیک عمل کر کے اس کا فرماں بردار بنوں۔

73) پھر نوح علیہ السلام کی قوم نے انھیں جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہ کی تو ہم نے انھیں اور کشتی میں موجود ان کے مومن ساتھیوں کو بچا لیا اور ہم نے انھی لوگوں کو ان سے پہلے لوگوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے نوح علیہ السلام کی لائی ہوئی آیات اور دلائل کو جھٹلایا، ہم نے انھیں طوفان میں غرق کر دیا، لہذا اے رسول (ﷺ)! غور کریں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جنھیں نوح علیہ السلام نے ڈرایا تو وہ ایمان نہ لائے۔

74) پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ رسول اپنی امتوں کے پاس آیات اور واضح دلائل لے کر آئے مگر رسولوں کی تکذیب کے پہلے اصرار کے سبب وہ ایمان لانے پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اس مہر کی طرح جو ہم نے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِن كَانَ كُبرُ عَلَيكُمْ مَقَامِي وَتَذِكْرِي بآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُمْ مِنَّيَّ جَزَاءً ۗ إِنِّي أَخْتَارُ ۗ وَإِن لِّأَعْلَىٰ لِلَّهِ وَأَمْرٌ أَن أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۗ فَكَذَّبُوهُ فَجَعَلْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلْفَةً وَأَعْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذِرِينَ ۗ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ۗ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۗ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا السِّحْرُ مُبِينٌ ۗ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرُهُذَٰلِكَ أَوْ لَا يَعْلَمُ السِّحْرُونَ ۗ قَالُوا أَجِئْنَا لِنَتْلِفَتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونُ لَكُمُ الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُم بِسُؤْمِنِينَ ۗ

سابقہ انبیاء کی پیروی نہ کرنے والوں کے دلوں پر لگائی تھی، یہ مہر ہم ہر دور اور علاقے کے ان کافروں کے دلوں پر لگاتے ہیں جو کفر کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کرتے ہیں۔

75) پھر ان رسولوں کے ایک عرصہ بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مصر کے بادشاہ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ ہم نے انھیں ایسے معجزات دے کر بھیجا جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے، لیکن پھر بھی انھوں نے ان کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم لوگ تھے۔

76) پھر جب فرعون اور اس کی قوم کے بڑوں کے پاس وہ دین آگیا جسے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام لائے تو انھوں نے ان کی سچائی کی دلیل بننے والی آیات کے بارے میں کہا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے: بلاشبہ یہ کھلا جادو ہے اور یہ ہرگز حق نہیں ہے۔

77) موسیٰ علیہ السلام نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم حق آجانے کے بعد اس کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ جادو ہے؟! ہرگز نہیں، وہ جادو نہیں ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جادو کبھی کامیاب نہیں ہوتا تو پھر میں جادو میں کیسے مشغول ہو سکتا ہوں!؟

78) فرعون کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے جواب دیا: کیا تم ہمارے پاس یہ جادو اس لیے لائے ہو کہ ہمیں ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دو اور تمھارا بھائی بادشاہت پر قابض ہو جاوے؟! اے موسیٰ اور ہارون! ہم تمھیں ہرگز اللہ کا رسول نہیں مانتے کہ تم ہماری طرف بھیجے گئے ہو۔

نوائد: دشمن سے مقابلے کے لیے مومن کا اصل ہتھیار اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ ہے۔ کفر اور رسولوں کو جھٹلانے پر اصرار کرنے سے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور انھیں ایمان کی توفیق سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا جاتا ہے۔ رسولوں کے دشمنوں کی صورت حال ایک جیسی ہی رہی ہے، وہ ہمیشہ ہدایت کو جادو یا جھوٹ کہتے رہے ہیں۔ بلاشبہ جادو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

﴿79﴾ فرعون نے اپنی قوم سے کہا: میرے پاس ہر ماہر جادو گر لے آؤ جو اپنے فن کو خوب اچھی طرح جانتا ہو۔

﴿80﴾ چنانچہ جب وہ جادو گروں کو فرعون کے پاس لائے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پر اپنے غلبے کا یقین رکھتے ہوئے ان سے کہا: اے جادو گرو! تم نے جو پھینکنا ہے پھینکو۔

﴿81﴾ جب انھوں نے اپنے جادو کا جال پھینکا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جو تم نے ظاہر کیا ہے، وہ جادو ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ابھی تمھاری اس کارستانی کو باطل کر دے گا جس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تم اپنے جادو سے زمین میں فساد مچاتے ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا جو فسادی ہو۔

﴿82﴾ اللہ تعالیٰ حق کو بیٹگی عطا کرے گا اور اپنے تقدیری فیصلوں، شرعی دلائل اور قطعی ثبوتوں کے ساتھ اسے جمدے گا، خواہ آل فرعون کے کافروں اور مجرموں کو یہ ناگوار گزرے۔

﴿83﴾ قوم نے بھی حق سے منہ موڑنے کا پختہ عزم کر لیا اور واضح معجزات اور نمایاں دلائل کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق نہ کی، سوائے بنی اسرائیل کے چند نوجوانوں کے اور وہ بھی فرعون اور اپنی قوم کے بڑوں سے مسلسل ڈر رہے تھے کہ اگر انھیں علم ہو گیا تو وہ سزائیں دے کر انھیں ایمان سے پھیر دیں گے۔ بلاشبہ فرعون بہت بڑا متکبر تھا جو مصر اور اس کے باشندوں پر مسلط تھا اور یقیناً وہ کفر اور بنی اسرائیل کو قتل کرنے اور عذاب دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔

﴿84﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہے تو اکیلے اللہ پر اعتماد کرو اگر تم مسلمان ہو، کیونکہ اللہ پر توکل تم سے برائی دور کر دے گا اور تمھارے لیے خیر اور بھلائی سمیٹے گا۔

﴿85﴾ انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا اور کہا: ہم نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ظالموں کو مسلط نہ کرنا کہیں وہ عذاب، قتل اور فتنوں میں مبتلا کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا نہ دیں۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِحُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ
 قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقَوْمَا اَنْتُمْ مُتَّقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا اَلْقَا قَالَ مُوسَى
 مَا جِئْتُمْ بِهٖ السَّحْرٰنِ اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُهُٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلَ
 الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾
 فَمَا اٰمَنَ لِمُوسٰى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ
 وَمَلَائِهٖمَ اَنْ يَفْتِنَهُمْ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ
 لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوسٰى يُقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمِنْتُمْ بِاللّٰهِ
 فَعَلَيْهٖ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلٰى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَحْنَا بِرَحْمَتِكَ مِّنَ
 الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى وَاَخِيهٖ اَنْ تَبَوَّآ
 لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بَيُوْتًا وَاَجْعَلُوْا بِيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَاَقِيْمُوا
 الصَّلٰوةَ وَاَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَا اِنَّكَ
 اَتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَآٓئِهٖ زَيْنَةً وَاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
 رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَن سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهٖم وَاَشْدُدْ
 عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرُوْا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾

﴿86﴾ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی رحمت سے فرعون کی کافر قوم کے تسلط سے نجات عطا فرما کہ انھوں نے ہمیں غلام بنا رکھا ہے اور ہمیں قتل کر کے اور عذاب دے کر اذیت دیتے ہیں۔

﴿87﴾ ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو، یعنی بیت المقدس کی طرف اور مکمل صحیح طریقے سے نماز ادا کرو۔ اے موسیٰ! مومنوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد و نصرت فرمائے گا، ان کے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور ان کی جگہ انھیں زمین میں اقتدار عطا فرمائے گا۔

﴿88﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے ہمارے رب! بلاشبہ تو نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو دنیا کی زیب و زینت اور سونا چاندی عطا کیے اور انھیں دنیا کی اس زندگی میں بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا، لیکن انھوں نے اس پر تیرا شکر ادا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو تیرے راستے سے بھڑکانے کے لیے اسے استعمال کیا۔ اے اللہ! ان کے مال تباہ و برباد کر کے ختم کر دے اور ان کے دل سخت کر دے تاکہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کا مشاہدہ نہ کر لیں کہ جس وقت ایمان لانا ان کے لیے فائدہ مند نہ ہو۔

نوائف: ﴿اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی مدد و نصرت پر پختہ یقین اور اس پر بھروسہ، ایک قوی مومن کی صفات ہونی چاہئیں۔

﴿دعا کی اہمیت اور اس بات کا ذکر کہ یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔

﴿نماز کی اہمیت اور اس بات کا بیان کہ اسے ہر حال میں قائم کرنا تمام آسمانی دینوں میں فرض رہا ہے۔

﴿ظالم کے خلاف بددعا کرنا مسنون ہے۔

قَالَ قَدْ أُجِيبْتُ دَعْوَتِكُمْ فَاسْتَقِيمُوا وَلَا تَتَّبِعِينَ سَبِيلَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٨﴾ وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ
أَمِنْتُ أَنَّهُ لَإِلَهِ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَ
أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٩﴾ أَلَسْنَا وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٠﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَفَكَ
آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَفُونُونَ ﴿١٠١﴾ وَلَقَدْ
بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مَبَآئِدَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٠٢﴾ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ
مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ الْكُتُبَ مِنْ
قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٠٣﴾
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَنَّ مِنَ
الْخَاسِرِينَ ﴿١٠٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٥﴾ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى بَرُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿١٠٦﴾

﴿٩٨﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ و ہارون ﷺ! میں نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے خلاف تم دونوں کی دعا قبول کر لی، لہذا تم اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور اس سے منہ موڑ کر ان جاہلوں کے راستے کی پیروی نہ کرو جو حق کی راہ جانتے ہی نہیں۔

﴿٩٩﴾ ہم نے سمندر پھاڑنے کے بعد اس کا عبور کرنا بنی اسرائیل کے لیے آسان کر دیا حتیٰ کہ وہ خیر و سلامتی سے پار گزر گئے تو فرعون اور اس کا لشکر بھی ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ان سے آملتا حتیٰ کہ جب سمندر نے اسے لپیٹ میں لیا اور وہ غرق ہونے لگا اور نجات سے مایوس ہو گیا تو اس نے کہا: میں اس ذات پر ایمان لایا جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اللہ کی اطاعت اختیار کر کے اس کا فرمانبردار بنتا ہوں۔

اور جب موت کو دیکھ لینا قبول تو بہ میں رکاوٹ تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿٩٩﴾ اب زندگی سے مایوس ہو کر تو ایمان لاتا ہے؟! حالانکہ اے فرعون! نزول عذاب سے پہلے اللہ کے ساتھ کفر کے اور لوگوں کو اس کی راہ سے روک کر تو اللہ کی نافرمانی کرتا رہا اور تو خود گمراہ ہونے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے فسادی تھا۔

﴿١٠٢﴾ چنانچہ اے فرعون! آج ہم تجھے سمندر سے نکالیں گے اور تجھے زمین کی ایک اونچی جگہ پر رکھیں گے تاکہ تیرے بعد آنے والے تجھ سے عبرت پکڑیں۔ بلاشبہ لوگوں کی اکثریت ہمارے ثبوتوں اور ہماری قدرت کے دلائل سے بالکل غافل ہے۔ وہ ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔

﴿١٠٣﴾ ہم نے بنی اسرائیل کو شام کے مبارک شہر میں قابل تعریف جگہ اور پسندیدہ ٹھکانا عطا کیا اور انھیں حلال اور پاکیزہ رزق عطا کیا، چنانچہ انھوں نے اپنے دین کے بارے میں اختلاف نہ کیا حتیٰ کہ ان کے پاس قرآن آ گیا جس نے تورات میں وارد محمد رسول اللہ ﷺ کی صفات کی تصدیق کی۔ جب انھوں نے اس کا انکار کیا تو ان کے وطن چھن گئے۔ اے رسول ﷺ!

بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ وہ ان میں سے حق کو ماننے والے اور انکار کرنے والے ہر شخص کو وہی بدلہ دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔

﴿٩٤﴾ اے رسول ﷺ! جو قرآن ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، اگر آپ کو اس کی حقانیت کے بارے میں شک اور حیرت ہے تو یہود میں سے ان ایمان لانے والوں سے پوچھ لیں جو تورات پڑھتے تھے اور ان عیسائیوں سے پوچھ لیں جو انجیل کی تلاوت کرتے تھے، وہ ضرور آپ کو بتائیں گے کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے، وہ حق ہے، کیونکہ انھوں نے اس کی خصوصیات اپنی کتابوں میں پڑھی ہیں۔ یقیناً آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے وہ حق آ گیا ہے جس میں کوئی شک نہیں، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

﴿٩٥﴾ اور آپ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دلائل اور نشانوں کو جھٹلا یا اور نہ آپ ان خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے جنھوں نے اپنے کفر کے سبب خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال دیا۔ یہ ساری وارننگ شک اور جھٹلانے کے خطرات بیان کرنے کے لیے ہے ورنہ نبی اکرم ﷺ تو معصوم تھے اور آپ سے ایسی کسی چیز کا صادر ہونا ممکن نہ تھا۔

﴿٩٦﴾ جن پر اللہ کی تقدیر کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ وہ کفر پر بضد ہونے کی وجہ سے اسی پر مریں گے، وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

﴿٩٧﴾ خواہ ان کے پاس عقلی و نقلی ہر نشانی آجائے، حتیٰ کہ جب وہ دردناک عذاب دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت ایمان لانا انھیں فائدہ نہ دے گا۔

نوائف: ﴿٩٨﴾ دین پر ثابت قدم رہنا اور مجرموں کے راستے کی پیروی نہ کرنا فرض ہے۔

﴿٩٩﴾ جس کی روح گلے میں آگنی یا اس نے عذاب دیکھ لیا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

﴿١٠٠﴾ یہودی اور عیسائی نبی اکرم ﷺ کی صفات جانتے تھے لیکن تکبر اور دشمنی نے انھیں ایمان قبول کرنے سے روک رکھا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرِيَةً أَمَدَتْ فَتَنَعَهَا إِيمَانُهُمْ إِلَّا قَوْمُ يُونُسَ لَمَّا
 آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخُزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ
 إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ كُلَّ مَجْمَعًا
 أَفَأَنْتَ تُكْرَهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
 أَنْ تُوْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا
 يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلْ أَنْظِرُوا مَا ذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُعْجِبُ
 الْآيَاتِ وَالنُّذُرِ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا
 مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانظُرُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ
 مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نَبِّئْ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ
 حَقًّا عَلَيْنَا نَحْمِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي
 شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٤﴾ وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ
 لَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٦﴾

﴿٩٨﴾ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی ہستی ایسی ہو جس کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے اور وہ عذاب کے آنے پر اس عذاب کو دیکھنے سے پہلے ایمان لے آئے ہوں اور اس وقت کے ایمان نے انھیں نفع دیا ہو، سوائے قوم یونس کے۔ جب وہ سچے دل سے ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت و رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ہم نے ان کی مقررہ مدت گزرنے تک انھیں فائدہ اٹھانے کی مہلت دی۔

﴿٩٩﴾ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کا رب زمین کے تمام لوگوں کا ایمان چاہے تو وہ سب ایمان لے آئیں لیکن اس نے اپنی حکمت کے تحت ایسا نہیں چاہا، چنانچہ وہ اپنے عدل سے جسے چاہے، گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہے، ہدایت دیتا ہے۔ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرنا آپ کے بس میں نہیں، کیونکہ انھیں ایمان کی توفیق دینا اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

﴿١٠٠﴾ کسی نفس کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے ایمان لے آئے۔ ایمان صرف اللہ تعالیٰ کے منشا سے پیدا ہوتا ہے، لہذا آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے خود کو ختم نہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ عذاب اور رسوائی ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو اس کے دلائل، احکام اور منع کیے ہوئے کاموں کو سمجھ نہیں پاتے۔

﴿١٠١﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ سے معجزات طلب کرتے ہیں: غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔ جن لوگوں میں ایمان لانے کی استعداد نہیں ہوتی، ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے انھیں معجزات اور دلائل کا نازل ہونا اور رسولوں کا آنا بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

﴿١٠٢﴾ تو کیا یہ جھٹلانے والے بس اس طرح کے عذاب کا انتظار کرتے ہیں جس طرح کہ عذاب ہم نے سابقہ جھٹلانے والی قوموں پر نازل کیے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہو: اللہ کے عذاب کا انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ اپنے رب کے وعدے کا انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

﴿١٠٣﴾ پھر ہم نہ ماننے والے لوگوں پر عذاب نازل کرتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو عذاب سے بچا لیتے اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی نجات دیتے ہیں اور وہ اس عذاب سے محفوظ رہتے جو ان کی قوم پر آتا ہے۔ جس طرح ہم نے ان رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی، اسی طرح رسول اللہ (ﷺ) اور آپ پر ایمان لانے والوں کو یقینی طور پر نجات دینا ہم پر لازم ہے۔

﴿١٠٤﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! اگر تمہیں میرے اس دین کے بارے میں شک ہو جس کی طرف میں تمہیں بلاتا ہوں اور وہ دین تو حید ہے تو مجھے تمہارے دین کے باطل ہونے کا یقین ہے، لہذا میں اس کی پیروی نہیں کروں گا۔ میں ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں موت دیتا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے ان مومن بندوں میں سے ہو جاؤں جو دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں۔

﴿١٠٥﴾ اور اسی طرح اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دین حق پر قائم رہوں اور تمام دینوں کو چھوڑ کر اسی کی طرف مائل اور اس پر کاربند ہو جاؤں اور مجھے منع کیا ہے کہ میں مشرکوں میں سے ہوں۔

﴿١٠٦﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ کے سوا مورتیوں اور بتوں وغیرہ کو نہ پکاریں جو نہ نفع کے مالک ہیں کہ آپ کو نفع دے سکیں اور نہ نقصان ان کے اختیار میں ہے کہ آپ کو کچھ بگاڑ سکیں، پھر اگر آپ نے ان کی عبادت کی تو آپ اللہ کے حق میں اور اپنے حق میں زیادتی کرنے والے ظالموں میں سے ہوں گے۔

فوائد: ایمان ہی کسی انسان کی بلند درجہ اور دنیا کی زندگی میں فائدہ اٹھانے کا سبب ہے۔

کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے کیونکہ یہ معاملہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف لوٹتا ہے۔

جو کفر پر افسوس ہوا اور اڑ جائے، اسے آیات اور ڈراوے فائدہ نہیں دیتے۔

دین حق پر استقامت فرض ہے اور شرک اور باطل ادیان سے ہر طرح دور رہنا ضروری ہے۔

وَأَنْ يَسْأَلَكَ اللَّهُ بَصْرًا فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنَّ رَبَّكَ
 بَخِيرٌ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ
 رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا
 يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ
 إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۗ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾

سُورَةُ التَّوْبَةِ مَكِّيَّةٌ بِمِائَةٍ وَتِسْعِينَ آيَةً وَنُزُلُّهَا فِي شَهْرِ رَجَبٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الرَّعِيْبُ أَحْكَمَتْ آيَتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَيْرٍ ۝ أَلَا
 تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا
 رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَ
 يُؤْتِي كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
 عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ إِلَىٰ اللَّهُ مُرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
 إِلَّا أَنْهُمْ يَدَّعُونَ صُدُورَهُمْ لَيَسْتَكْفُرُوا مِنْهُ الْإِنِّ يَسْتَكْفُرُونَ
 ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

۱۰۷) اے رسول (ﷺ)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی مصیبت و آزمائش میں گرفتار کرے اور آپ اسے دور کرنے کی درخواست کریں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی اسے دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ آپ کو آسودگی عطا کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی نہیں روک سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فضل کرے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کریں، وہ انہیں بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۸) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا قرآن تمہارے پاس آگیا ہے، لہذا جس نے اس سے ہدایت پکڑی اور اس پر ایمان لایا تو اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی اکیلے پر پڑے گا۔ اللہ کو اس کے بندوں کی نافرمانی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ میں تمہارا محافظ نہیں کہ تمہارے اعمال کی نگرانی کروں اور ان پر تمہارا محاسبہ کروں۔

۱۰۹) اے رسول (ﷺ)! اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اور اس پر عمل کریں۔ اور اپنی قوم کے مخالفین کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں اور جن امور کی دعوت و تبلیغ کا حکم آپ کو دیا گیا ہے ان کی تبلیغ پر پامردی سے قائم رہیں اور اس وقت تک اس کام پر لگے رہیں جب تک اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے خلاف آپ کی مدد کرے یا اگر وہ کفر پر مرمجائیں تو انہیں آخرت میں عذاب دے کر ان کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر نہ کر دے۔

سورہ ہود، یہ کی سورت ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی (ﷺ) اور مومنوں کو سابقہ انبیاء (ﷺ) کے واقعات کے ذریعے سے ثابت قدم رکھنا اور جھٹلانے والوں کے لیے سخت ترین وعیدوں کا بیان۔

تفسیر: ﴿١٠٧﴾ ﴿١٠٨﴾ حروف مقطعات کے بارے میں تفصیل سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ قرآن مجید وہ عظیم کتاب

ہے جس کی آیات نظم و معانی میں نہایت محکم اور مضبوط ہیں۔ آپ کو ان میں کسی قسم کا خلل اور نقص نظر نہیں آئے گا، پھر حلال و حرام، امر و نہی، وعدہ و وعید اور قصوں کا ذکر کر کے اسے اچھی طرح کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جو اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے احوال اور ان کی مصلحت سے پوری طرح باخبر ہے۔

۱۰۷) محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والی ان آیات کا مضمون یہ ہے کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت سے روکا جائے۔ اے لوگو! اگر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کی نافرمانی کی تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور اگر تم ایمان لاؤ اور اس کی شریعت پر عمل کرو تو تمہیں اس کے ثواب کی خوشخبری دینے والا ہوں۔ ۱۰۸) اے لوگو! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور اس کی جناب میں تم نے جو کوتاہیاں کی ہیں، ان پر نادم ہو کر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں دنیا کی زندگی میں تمہاری مقررہ مہلت ختم ہونے تک بہترین فائدہ دے گا اور اطاعت و عمل میں فضیلت حاصل کرنے والے ہر شخص کو اس کی فضیلت کا بغیر کسی کمی کے پورا پورا بدلہ دے گا۔ اگر تم نے اس پر ایمان لانے سے منہ موڑا جو میں اپنے رب کی طرف سے لایا ہوں تو مجھے تم پر قیامت کے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ ۱۰۹) اے لوگو! قیامت کے دن تمہیں اکیلے اللہ کے حضور ہی پیش ہونا ہے۔ وہ پاک ذات ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی، چنانچہ تمہیں مارنے اور اٹھانے کے بعد زندہ کرنا اور حساب لینا بھی اس کے لیے مشکل نہیں۔ ۱۰) خبردار! بلاشبہ یہ مشرک اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ ان کے سینوں میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاہل ہونے کے باعث جوشلوک و شبہات ہیں، انہیں اللہ سے چھپا سکیں۔ خبردار! جب وہ اپنے سروں کو اپنے پیروں سے ڈھانپتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

نوٹ: بلاشبہ خیر و شر اور نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ کتاب و سنت کی پیروی کرنا، مصائب پر صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی کا انتظار کرنا واجب ہے۔ قرآن مجید کی آیات محکم ہیں جن میں کوئی خلل اور باطل نہیں پایا جاتا اور یقیناً ان میں احکام کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مقصود حاصل کرنے اور خطرات سے نجات پانے کے لیے واجب ہے کہ توبہ کرنے اور گناہوں سے پچھتانے کی طرف جلدی کی جائے۔